انجمنِ تحفظِ آبِ نہر کا دفتر 12 ستمبر کو ہیضہ کی وبا پھیلنے کے بعد بند کر دیا گیا

رپورٹ: کوثر جمیل، نامہ نگارِ خصوصی، کنارِ نیلاب

انجمنِ تحفظِ آبِ نہر کا دفتر جمعرات 12 ستمبر کو بند کر دیا گیا۔ اس سے ایک روز پہلے انجمن کے 7 میں سے 5 ارکان ہیضے کی تشخیص کے بعد قرنطینہ میں جا چکے تھے۔ دفتر کے باہر چسپاں نوٹس میں کہا گیا کہ انجمن کے باقی دو ارکان اور عملے کے 3 افراد کی رپورٹیں آنے تک دفتر بند رہے گا۔ یہ فیصلہ انجمن کے صدر ڈاکٹر فرحان نیلابی نے کیا۔

انجمن کا دفتر پرانی کچہری روڈ پر واقع تھا اور یہاں سے نہر کے کنارے آباد 14 دیہات کے پانی کے نمونے جمع کیے جاتے تھے۔ ڈاکٹر فرحان نیلابی نے بتایا کہ پہلا مریض 4 ستمبر کو سامنے آیا، جس کے بعد 2 دن میں 37 مزید کیس رپورٹ ہوئے۔ ’ہم نے سوچا تھا کہ ہم پانی کے نمونے لیتے رہیں گے، مگر ہمارے اپنے ساتھی بیمار پڑنے لگے تو یہ خطرہ ہم سب کے لیے بن گیا۔‘

محکمۂ صحت کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر نوید اختر چغتائی نے کہا کہ متاثرہ علاقوں میں 11 عارضی طبی کیمپ قائم کیے گئے ہیں اور اب تک 1,240 افراد کی طبی جانچ کی جا چکی ہے۔ ان کے مطابق 312 مریضوں کو او آر ایس اور زنک کی گولیاں دی گئی ہیں، جبکہ 58 افراد کو شدید اسہال اور قے کی وجہ سے نیلاب تحصیل ہیڈکوارٹر اسپتال منتقل کیا گیا۔ ’ہمارے پاس کیسز کی تعداد کے لحاظ سے کافی دوا موجود ہے، مگر ہمیں خدشہ ہے کہ اگر لوگ آلودہ پانی پینا بند نہ کریں تو یہ وبا مزید پھیل سکتی ہے۔‘

انجمن کے سیکرٹری جنرل محمد یونس بھٹی نے کہا کہ دفتر بند ہونے سے نہر کی صفائی کی مہم بھی رک جائے گی، جو ہر سال ستمبر میں شروع ہوتی ہے۔ ’ہم نے 2 کلومیٹر 3 کلومیٹر حصے کی صفائی کا ٹھیکہ دیا تھا، ٹھیکیدار کے آدمی کام پر آ رہے ہیں، مگر ہماری نگرانی کون کرے گا؟‘ انہوں نے کہا کہ انجمن کے 1,800 ارکان ہیں اور ہر رکن سے سالانہ 500 روپے چندہ لیا جاتا ہے، جس سے دفتر کا کرایہ، 2 چوکیداروں کی تنخواہیں اور کشتی کا ایندھن خریدا جاتا ہے۔

ڈاکٹر فرحان نیلابی نے بتایا کہ انجمن نے 2019ء میں نہر کے کنارے 3 کلومیٹر طویل پختہ راستہ بنوایا تھا تاکہ صفائی کرنے والے آسانی سے آ جا سکیں۔ ’اس راستے پر اب کچرا پھینکنے والوں کے خلاف ہم نے 41 مقدمات درج کرائے ہیں، مگر جرمانے کی رقم اتنی کم ہے کہ کوئی روکتا ہی نہیں۔‘ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ضلعی انتظامیہ ہر تھانے میں ایک اہلکار نہر کی گشت پر مامور کرے۔

ڈپٹی کمشنر نیلاب کیپٹن (ر) عارف جمیل نے اعلان کیا کہ ضلعی ایمرجنسی آپریشن سینٹر میں ہیضے کا ہیلپ لائن 1166 قائم کر دی گئی ہے۔ ان کے مطابق 9 ٹیوب ویلوں سے لیے گئے پانی کے نمونے لاہور کے پبلک ہیلتھ لیبارٹریز بھیجے گئے ہیں، جن کی رپورٹ 48 گھنٹوں میں آنی تھی۔ ’ہم نے 3 ٹیوب ویلوں کو سیل کر دیا ہے اور وہاں سے پینے کا پانی فراہم کرنے کے لیے ٹینکر بھیجے جا رہے ہیں۔‘

انجمن کے دفتر کے باہر جمع ہونے والے کچھ لوگوں نے فیصلے پر تنقید کی۔ محلہ کمہاراں کے رہائشی حاجی نذیر احمد نے کہا کہ ’ہمارے بچے بیمار ہیں، ہمیں پانی چاہیے، دفتر بند ہونے سے کیا ہوگا؟‘ تاہم ڈاکٹر فرحان نیلابی نے کہا کہ انجمن کا کام صرف نگرانی ہے، علاج کی ذمہ داری محکمۂ صحت پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ دفتر کی بندش عارضی ہے اور صورتِ حال بہتر ہوتے ہی دوبارہ کھول دیا جائے گا۔

(صفحۂ اُنہتر اور اسّی پیمائش)

ہیں۔ یہ بل ضلع کونسل کے 41 ارکان کی حمایت سے منظور ہوا، جبکہ 9 ارکان نے مخالفت میں ووٹ دیا۔ ایک رکن غیر حاضر رہے۔ اجلاس کی صدارت ڈپٹی کمشنر نیلاب کیپٹن (ر) عارف جمیل نے کی۔ ایجنڈے کے مطابق یہ بل پیش کرنے کی ذمہ داری ایگزیکٹو انجینئر (ایف ایم) نہر سلیم اختر کھوسہ کو سونپی گئی تھی۔

سلیم اختر کھوسہ نے ایوان کو بتایا کہ ’ہمارے پاس 1,240 میٹر لمبا پل ہے جس کے 2 کنارے 3 کلومیٹر لمبی سڑکوں سے جڑتے ہیں۔ ان سڑکوں کے ساتھ 11 کچے راستے ہیں جو برسات میں مکمل طور پر بند ہو جاتے ہیں۔ ان راستوں کے 2 ہزار 300 مکین ہیں۔ ان کے لیے ایمبولینس، اسکول وین اور راشن کی گاڑیاں بھی نہیں پہنچ پاتیں۔‘ انہوں نے کہا کہ پل کی تعمیر پر 4 کروڑ 80 لاکھ روپے لاگت آئی تھی۔

بحث میں حصہ لیتے ہوئے رکن ضلع کونسل حاجی نذیر احمد ڈوگر نے کہا کہ ’ہم نے ووٹ دیا ہے، مگر ہمارے حلقے کے لوگ پوچھتے ہیں کہ پل کے ساتھ سڑکیں کب بنیں گی، ہمیں اس کا جواب نہیں ملا۔‘ رکن ضلع کونسل بیگم رخسانہ پروین نے کہا کہ ’پل بنانے والے ٹھیکیدار نے کام ادھورا چھوڑا ہے، اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔‘ ان کا اشارہ ٹھیکیدار فرم میسرز نور کنسٹرکشن کمپنی کی طرف تھا۔

ڈپٹی کمشنر نیلاب کیپٹن (ر) عارف جمیل نے ایوان کو یقین دہانی کرائی کہ ’ٹھیکیدار فرم کو 3 نوٹس جاری کیے جا چکے ہیں اور اس کا 15 لاکھ روپے کا بل روک لیا گیا ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ ’اگر فرم نے 10 دن میں کام شروع نہ کیا تو اس کا ٹھیکہ منسوخ کر کے نئی ٹینڈر کال کی جائے گی۔‘ انہوں نے کہا کہ ’ہم نے ایگزیکٹو انجینئر کو ہدایت کی ہے کہ ہر ہفتے پیش رفت کی رپورٹ ایوان کے سامنے رکھی جائے۔‘

ایگزیکٹو انجینئر سلیم اختر کھوسہ نے بتایا کہ ’پل کے ستونوں کی بنیادیں 24 فٹ گہری ہیں اور ان کی مضبوطی کے ٹیسٹ کامیاب رہے ہیں۔ ہمیں صرف سڑکوں کی تعمیر کرنی ہے۔‘ انہوں نے کہا کہ ’ہم نے ٹھیکیدار کو 3 بار یاد دہانی کرائی، مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔‘ انہوں نے کہا کہ ’ہم نے ٹھیکیدار کو 3 بار یاد دہانی کرائی، مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔‘

ایوان نے متفقہ طور پر ایک قرارداد بھی منظور کی، جس میں کہا گی